سونا چاندی اور روپے ہر ایک الگ الگ نصاب سے کم ہو تو زکوٰۃ کا حکم؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0505

تاریخ اجراء: 01 شعبان المعظم 1446ھ / 31 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج سے ایک سال قبل میری شادی میں میرے بڑے بھائی نے مجھے دو تولہ سونا اور پچاس ہزار روپے بطورِ تحفہ دیئے تھے، پچاس ہزار روپے تو چھ سات ماہ میں ہی ختم ہو گئے اور اس دوران میری پھوپھی نے مجھے چاندی کی (Ring) گفٹ دی، اب سال مکمل ہو گیا ہے، لیکن میرے پاس صرف وہی دو تولہ سونا اور چاندی کی (Ring) ہے۔ سونا تو استعمال میں بالکل نہیں ہے، ہاں! چاندی کی (Ring) استعمال میں ہے، ان کے علاوہ کوئی رقم وغیرہ موجود نہیں۔ البتہ شوہر خرچے کیلئے جو رقم دیتے ہیں وہ ضروریات میں استعمال ہو جاتی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا مجھ پر ان دو تولہ سونے کی زکاۃ لازم ہو گی؟ کیونکہ چاندی کی (Ring) تو میرے استعمال میں ہے، نیز یہ بھی بتادیں کہ اب دوبارہ سال کا آغاز کب سے مانا جائے گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جس دن آپ دو تولہ سونے اور پچاس ہزار روپے کی مالک بنیں، اسی دن سے آپ کی زکوۃ کا سال شروع ہو گیا، کیونکہ یہ دونوں نصاب زکوۃ یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہیں، لہٰذا درمیانِ سال میں جو پچاس ہزار روپے خرچ ہو گئے، اس سے نصاب پر اثر نہیں پڑے گا بلکہ سال مکمل ہونے پر آپ چونکہ دو تولہ سونا اور چاندی کی (Ring) کی مالک ہیں، جو مل کر بلاشبہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہیں، لہٰذا آپ پر ان سب کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔

سوناچاندی کے زیور استعمال میں ہوں یا نہ ہوں، بہر حال ان کی زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، چنانچہ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "اگرچہ پہننے کا زیور ہو (اس پر بھی زکوٰۃ لازم ہے) زیور پہننا کوئی حاجت اصلیہ نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 129، رضا فاؤنڈیشن)

اموالِ زکوٰۃ نصاب سے کم ہوں، تو زکوٰۃ کیلئے ان کو ملانے کے متعلق، امام فخر الدین زیلعی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "تضم قیمۃ العروض إلی الذھب والفضۃ ویضم الذھب إلی الفضۃ بالقیمۃ فیکمل بہ النصاب لأن الکل جنس واحد لأنھا للتجارۃ" ترجمہ: سامان کی قیمت کو سونا چاندی کے ساتھ اور سونے کو چاندی کے ساتھ قیمت کے اعتبار سے ملایا جائے گا تاکہ اس سے نصاب مکمل ہو جائے، کیونکہ یہ سب ایک جنس ہیں کہ سب ہی تجارت کیلئے ہیں۔ (تبیین الحقائق، ج 01، ص 281، المطبعۃ الکبری الأمیریۃ - بولاق، القاھرۃ)

سال گزرنے کے بعد ادائیگیٔ زکوٰۃ میں تاخیر جائز نہیں، چنانچہ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "حولانِ حول (یعنی زکوٰۃ کا سال پورا ہو جانے) کے بعد ادائے زکوٰۃ میں اصلاً تاخیر جائز نہیں، جتنی دیر لگائے گا، گناہ گار ہو گا۔" (فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 202، رضا فاؤنڈیشن)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net